رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ آنہ

الفضل

لاہور

یوم یکشنبہ — ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ ★ ۱۲ فتح ۱۳۳۳ھش - ۱۲ دسمبر ۱۹۵۴ء ★ نمبر ۲۲۴

جماعت احمدیہ کی طرف سے مصری وزیر زراعت کو انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا تحفہ

وزیر موصوف نے یہ بیش بہا تحفہ نہایت خوشی سے قبول کیا۔

ربوہ ۱۱ دسمبر (بذریعہ تار) کل مورخہ ۱۰ دسمبر شام کے وقت جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے جس میں مکرم غلام فرید صاحب۔ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ شامل تھے۔ لائل پور میں مصری وزیر زراعت ڈاکٹر عبد الرزاق صدقی سے ملاقات کی۔ اور انہیں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ وزیر موصوف نے یہ بیش بہا تحفہ قبول کرتے ہوئے بہت خوشی کا اظہار کیا ...

حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری کی قادیان سے آمد

لاہور ۱۱ دسمبر۔ آج شام مکرم خلیل احمد صاحب مونگھیری قادیان سے لاہور تشریف لائے۔

سندھ اسمبلی نے مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی تجویز منظور کر لی

صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر کھوڑو کو مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا لیڈر اور وزیر مال پیر علی محمد راشدی کو ڈپٹی لیڈر منتخب کر لیا گیا۔

حیدر آباد سندھ ۱۱ دسمبر۔ آج تیسرے پہر سندھ اسمبلی نے مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی تجویز منظور کر لی۔ اس سلسلہ میں آج ایک قرارداد پیش کی گئی۔ جس کے حق میں سو اور مخالفت میں چار ووٹ آئے۔ اب تک پنجاب۔ سرحد اور خیر پور کی اسمبلیاں یہ تجویز منظور کر چکی ہیں۔ چترال کی مشاورتی کونسل اور بلوچستان کے شاہی جرگہ کے ساٹھ میں سے پچپن ممبر اس منصوبہ کی حمایت کر چکے ہیں۔ اب حکومت کے لئے مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی غرض سے قطعی اقدامات کے لئے کوئی روکاوٹ نہیں ہے۔ اور منگل کو صوبائی وزرائے اعلیٰ اور گورنروں کی کانفرنس میں ان اقدامات پر غور کیا جائے گا۔ اسمبلی میں مسٹر کھوڑو۔ پیر علی محمد راشدی اور کئی دوسرے مقررین نے اس تجویز کے حق میں تقریریں کیں۔ البتہ پیر الٰہی بخش اور مسٹر غلام مصطفےٰ نے مخالفت کی۔

وزیر اعلیٰ مسٹر کھوڑو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ چھوٹے یونٹ پاکستان کی اقتصادی اور معاشرتی ترقی کی راہ میں روکاوٹ ہیں۔ اور انہیں ختم کرنے سے ہی پاکستان صحیح معنوں میں ترقی کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا ایک یونٹ بننے سے سندھ کو تعلیمی لحاظ سے بہت فائدہ پہنچے گا۔ پنجاب نے چالیس فیصدی نیابت قبول کر کے چھوٹے صوبوں کے لئے جو ایثار کیا ہے۔ مسٹر کھوڑو نے اس کی بڑی تعریف کی۔ انہوں نے سندھ کے عوام کو یقین دلایا۔ کہ ایک یونٹ کے منصوبے میں ان کے جائز حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ کوٹری بند سے سیراب ہونے والی زمینوں پر اسی علاقہ کے لوگوں کو آباد کیا جائے گا۔ سندھ کے علاقہ میں سندھیوں کو ہی ملازم رکھا جائے گا۔ اور ان کی تہذیب و ثقافت اور زبان پر بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ زمانہ کے تقاضوں کو پورا کریں اور صوبائی نگاہ سے سوچنا چھوڑ دیں۔ کیونکہ پوری قوم کا مفاد صوبائی مفاد پر بہرحال مقدم ہے — مسٹر کھوڑو کی تقریر سے پہلے ایوان نے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں کہا گیا کہ ملک کو جن سیاسی صورت حال کا سامنا ہے۔ اس کا منصفانہ قابل قبول اور باعزت حل یہی ہے کہ مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنا دیا جائے ... ... ایک یونٹ پاکستان کے بنیادی اقتصادی اور معاشرتی حقائق کے عین مطابق ہے۔ اس سے نظم و نسق بہتر ہو جائے گا۔ اور اخراجات میں معتدبہ کمی ہو جائے گی۔ قرارداد میں یہ امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ ملک کے آئین کے آئندہ ڈھانچہ کے متعلق مغربی اور مشرقی پاکستان کے نمائندوں کے درمیان سمجھوتوں میں آسانی پیدا ہو جائے گی۔ اور یہ سمجھوتہ مساوات اور تعاون کی بنیاد پر ہو سکے گا۔ قرارداد میں یہ بھی کہا گیا کہ حکومت ایک یونٹ بنانے کے سلسلہ میں جلد قدم اٹھائے۔ تاکہ دونوں حصوں کے نمائندوں کے اتفاق سے جو منصوبہ بنایا جائے اس کے مطابق سارے ملک میں عام انتخابات کرائے جائیں۔

آج سندھ مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے مسٹر کھوڑو کو اپنا لیڈر بھی منتخب کر لیا۔ وزیر مال پیر علی محمد راشدی کو ڈپٹی لیڈر اور قاضی محمد اکبر کو سکرٹری منتخب کیا گیا۔

— لاہور ۱۱ دسمبر آج کافی رات گئے پنجاب اسمبلی نے پنجاب یونیورسٹی بل منظور کر لیا۔ ایوان نے اس بل میں کئی ترمیمیں منظور کیں۔ جنہیں کئی مخالف پارٹی نے پیش کیں۔ اس کے بعد اسمبلی کا اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی ہو گیا۔

ایٹمی سامان کے لئے امریکہ کا پاکستان سے استفسار

کراچی ۱۱ دسمبر۔ ایٹمی طاقت کی مشترکہ امریکی کمیٹی کے صدر نے آج کراچی میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ حکومت امریکہ نے پاکستان سے پوچھا ہے۔ کہ ملک میں ایٹمی طاقت کا مرکز قائم کرنے کے لئے اسے کس کس سامان کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا حکومت پاکستان جو ایٹمی مرکز قائم کر رہی ہے۔ اس سے ایٹمی طاقت کو پُرامن بنانے میں بڑی مدد ملی ہے۔

کان کے حادثہ میں ۶۴ افراد ہلاک

ناگ پور ۱۱ دسمبر۔ ناگ پور سے سو میل کے فاصلہ پر کوئلہ کی ایک کان میں حادثہ کے نتیجہ میں کم از کم ۶۴ آدمی ہلاک ہو گئے۔ حادثہ کے وقت اس کان میں ۱۱۲ آدمی کام کر رہے تھے۔

— لاہور ۱۱ دسمبر گورنر پنجاب مسٹر مشتاق احمد گورمانی اور وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خاں نون کل لاہور سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔

۱۵ مراکشی قوم پرستوں کو موت کی سزا

رباط ۱۱ دسمبر۔ مراکش میں فوجی عدالت نے ۱۵ قوم پرستوں کو موت کی سزا سنائی ہے۔ پچھلے سال اگست میں مراکش میں جو ہنگامے ہوئے تھے۔ ان میں ان قوم پرستوں کا بھی حصہ تھا۔

مغربی نیوگنی کے متعلق اقوام متحدہ کا فیصلہ افسوسناک ہے

وزیر اعظم انڈونیشیا کا بیان

جکارتا ۱۱ دسمبر۔ انڈونیشیا کے وزیر اعظم علی ساسترو امی جوجو نے جکارتا میں کہا ہے کہ مغربی نیوگنی کے متعلق اقوام متحدہ کا فیصلہ مایوس کن ہی نہیں بلکہ افسوسناک بھی ہے۔ مغربی نیوگنی کے مستقبل کے متعلق ہالینڈ اور انڈونیشیا کے درمیان بات چیت شروع کرنے کے لئے جنرل اسمبلی نے انڈونیشیا کی قرارداد مسترد کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ وزیر اعظم اس پر تبصرہ کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ نے اس مسئلہ کے پرامن حل سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ انڈونیشیا مغربی نیوگنی کو واپس لینے کی کوشش ترک کر دے گا۔

جاپان کی نئی خارجہ پالیسی

ٹوکیو ۱۱ دسمبر۔ جاپان کے نئے وزیر خارجہ نے آج ٹوکیو میں جاپان کی خارجہ پالیسی کے متعلق ایک بیان دیا۔ انہوں نے کہا جاپان آزاد قوموں خاص کر امریکہ کے تعاون سے ایشیا کے تحفظ کا سامان کرنا چاہتا ہے وہ ایشیائی ملکوں کے تعاون سے انہیں فنی اور دوسری امداد بھی دے گا۔ انہوں نے کہا میری حکومت روس سے اپنے تعلقات معمول پر لانے کے لئے تیار ہے لیکن ایسی ہی شرطوں پر جو دونوں ملکوں کو منظور ہوں۔

فرانس کی قومی اسمبلی میں حکومت کی پالیسی کی حمایت

پیرس ۱۱ دسمبر۔ فرانس کی قومی اسمبلی نے شمالی افریقہ کے متعلق حکومت فرانس کی پالیسی کی حمایت میں ایک قرارداد منظور کی ہے قرارداد کے حق میں دو سو چورانوے اور مخالفت میں دو سو بیالیس ووٹ آئے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳۰ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

تحریک جدید کے نئے سال کے جہاد میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوۂ حسنہ

ہر احمدی سے بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کیلئے قربانیوں کا شاندار اضافہ کے ساتھ مطالبہ

مخلصین کا شاندار لبیک

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمانے کے بعد اپنا عطیہ ۱۰۳۶۴ روپیہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ عطیہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ خود حضور کی اپنی طرف سے۔ اور حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا۔ سیدہ ام طاہر۔ سیدہ ام قیوم سیدام رنیح۔ صاجزادی امۃ الودود اور نادار احمدی غربا اور جو روحیں صداقت کے لئے تڑپ رہی ہیں ان کی طرف سے ہے۔

یہ تفصیل اس لئے دی ہے کہ نوجوان بھی اپنے اقربا کو شامل کرنے کی کوشش کریں۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ تفصیل ہر سال پہلے سال سے بڑھتی آئی ہے۔ اور دسویں سال میں تو حضور نے یہ فرمایا تھا۔

"میری خواہش ہے کہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں اخلاص رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے دین کی خدمت کا شوق رکھتے ہیں وہ اس سال ایسی قربانی کریں۔ جو اس سے پہلے انہوں نے سلسلہ اور اسلام کے لئے کبھی نہ کی ہو۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ تحریک جدید کا یہ سال (یعنے دسواں سال) جماعت کی مالی قربانی کے لحاظ سے ایک غیر معمولی سال ہو۔ جس طرح تحریک جدید کی مثال کسی اور تحریک میں نہیں ملتی۔ اسی طرح تحریک جدید کے اس سال کی قربانی کی مثال جماعت کی سابقہ قربانیوں کے لحاظ سے کسی اور سال میں نظر نہ آوے۔" اس بے مثال غیر معمولی اور نمایاں قربانی کے لحاظ سے حضرت مصلح موعود فضل عمر نے اپنے قول کو فعل کے ساتھ تبدیل فرماکر دسویں سال کا وعدہ دس ہزار روپیہ ادا فرمایا۔ تا جماعت بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو۔

دسویں سال کے اس دس ہزار کو حضور ہر سال بڑھاتے آ رہے ہیں۔ اور اب اکیسویں سال میں ۱۰۳۶۴ روپے کا عطیہ عطا فرمانے کا ارشاد فرمایا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ اسوۂ حسنہ دفتر دوم کے نوجوانوں کے سامنے خصوصاً پیش کرتے ہوئے گزارش ہے۔ کہ وہ اپنے گیارھویں سال میں غیر معمولی اضافہ کریں۔ کیونکہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے لئے لٹریچر بھیجنا۔ تحریک جدید کا پہلا فرض ہے۔

جس طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہر سال پہلے سال پر اضافہ فرمایا ہے۔ اسی طرح خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بزرگان جماعت نے بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتدا میں اپنے اموال کو شاندار اضافہ سے پیش کیا ہے۔ چنانچہ

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سال ۲۱ میں ۶۸۰ روپے کا وعدہ فرمایا۔ آپ نے دسویں سال کے بارے میں حضور کا مذکورہ پیغام پڑھا۔ تو اپنے پہلے سال میں اضافہ کر کے ۳۰۰ کیا۔ دوسرے میں ۴۰۰ روپے۔ تیسرے میں ۴۸۰ روپے حتیٰ کہ دسویں میں ۵۰۰ روپے اور ہر سال کے اضافہ میں ۹۸۵ روپے علاوہ ۵۰۰ روپے کے عطا فرمایا تھا۔ اور پھر اس ۵۰۰ روپے پر ہر سال اضافہ کرتے ہوئے اکیسویں سال میں ۶۸۰ روپے کا وعدہ ہے۔

سیدہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سال میں ۱۱۷ روپے کا وعدہ فرمایا جو اضافہ سے ہے۔

جناب مرزا عزیز احمد صاحب۔ اس سال کے لئے ۸۲۰ روپے کا وعدہ ہے۔ یہ وعدہ ۸ کس کی طرف سے ہے جو ہر سال پہلے سال سے اضافہ سے آرہا ہے۔

میاں عباس احمد خان صاحب "۱۱۲ روپے کا چیک بقایا تا سال ۲۰ ارسال ہے۔ اب میرے ذمہ پہلے سال سے بیسویں سال تک کوئی بقایا نہیں یہ چندہ میرا اور میرے بچوں اور میری بیوی کی طرف سے ہے۔ اکیسویں سال میں ۵۸۰ روپے کا وعدہ نوٹ کر کے پیش حضور کر دیں۔ اللہ تعالےٰ جلد ادا کرنے کی توفیق بخشے۔"

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سال رواں کے لئے ۳۲۴ روپے کا وعدہ معہ اہل وعیال ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس رقم کا چیک ہے۔ آپ ہر سال بفضل خدا وعدہ کے ساتھ ہی ادا فرماتے آ رہے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مرزا خلیل احمد صاحب گزشتہ سال وعدہ ۸۸ روپے تھا اس سال کے لئے ۸۹ روپے ہے۔

میاں غلام محمد صاحب اختر "حضور غلام اگرچہ ریٹائر ہو گیا۔ مگر ریٹائرمنٹ سے پہلے ایک عریضہ حضور کے پیش کیا تھا۔ کہ حضور دعا فرمائیں کہ موت تک میرے چندے کسی وجہ سے کم نہ ہوں۔ اور میں نے عہد باندھا تھا کہ میں انشاءاللہ آگے ہی بڑھنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالےٰ اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین جو ذات پاک دنیا کے کاموں میں ہمیشہ میری مدد و نصرت فرماتی رہی ہے۔ اور سب کچھ اسی کے فضل و احسان سے ہوا ہے۔ اس سے میں اب کیونکر امید کروں۔ کہ وہ آئندہ اپنے دین کی خدمت سے میرے شامت اعمال کے سبب محروم کر دیگا میں اس سے یہی امید رکھتا ہوں۔ اور حضور کی دعاؤں اور التفات کریمانہ کے ساتھ گزشتہ سال سے اضافہ کے ساتھ ۷۰۴ روپے کا وعدہ حضور قبول فرمائیں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف"

خلیفہ عبدالمنان صاحب بی۔ اے بی۔ ایس سی پشاور "حضور ۱۹۳۴ء میں پانچ روپے کی ایک حقیر سی رقم پیش کی تھی۔ جبکہ خاکسار دسویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اور تحریک جدید کے آٹھویں سال تک طالب علم ہی رہا ہے مگر اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی چندہ تحریک جدید اپنے اوپر تنگی ڈال کر بھی دیتا رہا۔ الحمدللہ اب بارہ سال ملازمت کو ہوئے۔ بیسویں سال میں میرا وعدہ ۶۱۰ روپے تھا۔ اب ۶۲۰ روپے کی حقیر رقم قبول فرمائیں۔ ایک سو روپیہ تو ساتھ بذریعہ چیک ارسال حضور ہے باقی جلد ادا کرنے کا فکر ہے۔ آپ نے انیسویں سال میں چار سو روپے وعدہ پیش حضور کر کے ساتھ ہی ادا فرمایا تھا۔

اس کے کچھ دن بعد آپ نے ایک خواب دیکھا۔ اس کی بناء پر آپ نے ۲۰۰ روپے کا مزید اضافہ حضور کی خدمت میں پیش کر کے اس سال میں ۶۰۰ روپے ادا فرمایا۔ اور یہ ۶۲۰ ہے۔

ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لائلپور آپ ہر سال ہی اضافہ کرتے رہے ہیں لیکن تیرھویں سال میں حضور کے اشد ضرورت کے مطالبہ پر آپ نے سال ۱۲ کی رقم کو ڈبل کر دیا۔ یعنے ۴۰۰ دیا۔ اور پھر اس پر انیسویں سال میں ۶۱۰ کیا۔ اور بیسویں سال میں وعدہ ۳۰۰ روپے تھا۔ اس سال میں شدید ضرورت کے پیش نظر ۵۰۰ کا وعدہ کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ملک عمر علی صاحب ملتان "میری گزشتہ سال کی رقم ۱۵۵۰ روپے پر ایک سو روپیہ اضافہ کر کے ۱۶۵۰ روپے کر دیں انشاءاللہ تو یہ روپیہ جلد تر ادا ہو گا۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے آمین"

مکرم چودھری عنایت الرحمٰن صاحب ٹنڈو الہیار سندھ "دفتر دوم کے گیارھویں سال میں ۱۳۰/۴ روپے کا وعدہ حضور قبول فرمائیں۔ ۳۰ روپے نقد بھی ارسال ہیں۔"

مکرم لفٹیننٹ کرنل محمد رمضان صاحب نوشہرہ دفتر دوم کے گیارھویں سال میں ۶۸۵ روپے

مکرم صوبیدار اللہ دتہ صاحب نوشہرہ " " ۱۹۱ "

" غلام محمد صاحب اقبال " " ۴۵۵ "

" دفعدار غلام رسول صاحب " " ۹۰ "

" حوالدار محمد احمد شاہ صاحب معہ اہلیہ نوشہرہ دفتر دوم کے گیارھویں سال میں ۵۴ "

کیپٹن خادم حسین صاحب معہ اہل وعیال نوشہرہ " " ۱۵۸ "

مکرم نثار احمد صاحب ۸۷ "

" محمد شفیع صاحب معہ بچگان ۵۷ "

ملک عبدالوہاب صاحب طالب علم جرمنی پسر ملک عبدالمالک صاحب لاہور "میرے آقا میرا وعدہ گزشتہ سال ۲۷۵ روپے کا تھا۔ اس سال ۲۷۶ روپے قبول فرمائیں۔ یہ جرمنی عیسائیت کا مرکز ہے۔ حضور دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ تبلیغ کے مواقع سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے آمین"

فہرست تو اور بھی ہے۔ وہ پھر پیش کی جائیگی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ ۲۶ نومبر معہ فارم وعدہ سال ۲۱ و دفتر دوم سال ۱۱ وکالت مال کا دفتر بھیج رہا ہے۔ تا احباب اپنے وعدے شاندار اضافہ کے ساتھ پیش کریں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواست دعا میرے بچے نعمان احمد کا ۱۳ دسمبر کے روز گنگارام ہسپتال میں گلے کا اپریشن ہونا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہو۔ اور بوجی کریم

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۲ فتح ۱۳۳۳ ہش

تقویٰ کا تقاضا کیا ہے؟

ہم نے ان کالموں میں بارہا اس بات کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ اسلام کا بنیادی اصول یہ ہے۔ کہ وہ ہر عمل کو تقویٰ کے مطابق کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ خواہ یہ کام انفرادی ہو۔ یا اجتماعی۔ الغرض انسانی زندگی میں جو اعمال سرزد ہوتے ہیں۔ اگر وہ تقویٰ کے نقطۂ نظر سے سرانجام دیئے جائیں۔ تو وہ اسلامی اعمال بن جاتے ہیں۔ اور اگر تقویٰ سے نہ کئے جائیں۔ تو انہیں ہم اسلامی اعمال نہیں کہہ سکتے۔ اعمال کے اسلامی یا غیر اسلامی کی پہچان کے لئے تقویٰ ہی ایک کسوٹی ہے۔ اور جب یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اسلام تمام انسانی زندگی پر حاوی ہے۔ تو اس کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ کہ اسلام چاہتا ہے۔ کہ زندگی کا ہر عمل تقویٰ سے کیا جائے۔

اس امر کی وضاحت اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں جا بجا مختلف اسلوب سے کی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم شروع ہی اس طرح ہوتا ہے۔ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدیً للمتقین۔

یعنی وہ کتاب شک وشبہ نہیں کہ اس میں متقین کے لئے ہدایت ہے۔

قرآن کریم کے اس آغاز سے ہی ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ جو زندگی کا کام تقویٰ سے کیا جائیگا۔ وہی کام اسلامی ہوگا۔ خواہ وہ کام ہماری ذات ہمارے خاندان۔ ہمارے پیشہ۔ ہماری معاش۔ ہماری معاشرتی زندگی کے کسی پہلو یا سیاسی زندگی سے تعلق رکھتا ہو۔ اگر ہم اپنے ہر کام پر تقویٰ یا جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک دوسرے پیرایہ میں فرمایا ہے۔ صبغۃ اللہ کا رنگ پھیر دیں گے۔ تو وہ کام یقیناً اسلامی لائحہ حیات اسلامی اخلاق اور اسلامی نقطۂ نگاہ کے مطابق ہوگا۔

سچی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر ہم بڑے سے بڑے کام کو جو مقدس نظر آتا ہے۔ تقویٰ سے نہ کریں۔ تو اسلام کے نزدیک اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ مثلاً قرآن کریم کے شروع میں ہی اللہ تعالےٰ نے تین باتیں ایسی بتائی ہیں۔ جو ہر متقی کے لئے ضروری ہیں۔ یعنی اول غیب پر ایمان۔ دوم اقامت صلوٰۃ۔ سوم انفاق۔ یہ جو تین قسم کے اعمال اللہ تعالےٰ نے بتائے ہیں۔ یہ متقیوں کے اعمال بتائے ہیں۔ اگر یہی کام غیر متقیانہ انداز سے کئے جائیں تو ان کا کوئی فائدہ نہیں۔ مثلاً ایک شخص انفاق کرتا ہے۔ مگر اس سے اس کی غرض محض اپنا نام اچھالنا ہو۔ یا کوئی دنیوی فائدہ اٹھانا ہو۔ تو یہ چونکہ تقویٰ کے مطابق نہیں۔ اس سے اس کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اور اس کا انفاق ایک متقی کا عمل نہیں سمجھا جائے گا۔

اس طرح کوئی زندگی کا کام اسلامی اس وقت بنے گا۔ جب وہ تقویٰ سے کیا جائے گا۔ صرف تقویٰ ہی کسوٹی ہے۔ جس پر پرکھ کر ہم اعمال کے کھرے کو کھوٹے سے علیحدہ کر سکتے ہیں۔

اب جو شخص اسلام کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو نہ صرف مومن بلکہ اسلامی اخلاق کا علمبردار سمجھتا ہے۔ اور جس کا دعویٰ ہو۔ کہ وہ اسلام کے احیاء و تجدید کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ اس کے لئے قرآن کریم کے اس بنیادی اصول کی نگہداشت نہایت ضروری ہے۔ اور جب وہ کسی بات پر محاکمہ کرنے بیٹھتا ہے۔ تو اس کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ اسلام کے اس اصول کی پابندی کرے۔ اور ہر ایسی بات کو صرف اسی نقطۂ نظر سے جانچے۔ کہ آیا یہ کام یا یہ حرکت تقویٰ کے نقطۂ نظر سے درست ہے یا نہیں۔

اگر کوئی عمل تقویٰ کے اصول کے منافی ہے۔ تو وہ اسی طرح اسلامی اخلاق نہیں بن سکتا۔ کہ چونکہ دوسرے بھی ویسا عمل جائز سمجھتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص کسی معاہدہ کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو اس شخص کے حوالہ سے ہم معاہدہ کی خلاف ورزی کو اپنے لئے جائز نہیں بنا سکتے۔

ایک مسلمان کے لئے یہ استدلال نازیبا ہے۔ اسے تو ہر عمل پر صرف تقویٰ کے نقطۂ نظر سے نظر ڈالنا چاہیئے۔ اور یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ فی الواقعہ یہ عمل تقویٰ کے مطابق ہے یا نہیں۔ ہمارا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر ہم اسلام کے دعویدار ہیں تو ہر بات کو جانچنے کے لئے ہمارا معیار تقویٰ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اعمال کو جانچنے کا یہی معیار اسلام نے قائم کیا ہے۔ اور کوئی مسلمان جو اس معیار کی پابندی نہیں کرتا۔ وہ اسلامی نقطۂ نظر سے کسی صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس کا صراط مستقیم سے بھٹک جانا اغلب ہی نہیں بلکہ یقینی ہے۔

اس بات کو مدنظر رکھ کر اب جو کچھ ہم آگے عرض کرنے لگے ہیں۔ اس پر غور فرمائیے۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے کچھ وجوہات بیان کئے ہیں۔ جن کی بناء پر عدالت کا خیال ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین سابق وزیر اعظم پاکستان نے مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کی جماعت اسلامی کے احمدیوں کے خلاف مطالبات رد کئے ہوں گے۔ یہ وجوہات جیسا کہ اسلامی جماعت کے تبصرہ کی قسط دوم میں جو تسنیم مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۴ء میں شائع ہوئے۔ سات گنائے گئے ہیں۔ ان میں سے دوسری وجہ پر جو تبصرہ اسلامی جماعت کی تبصرہ کمیٹی نے کیا ہے۔ ہم نے الفضل مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۴ء میں اس کا مختصراً جائزہ لیا ہے۔ اور تبصرہ کی غلطی واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ آج ہم اس فہرست میں سے چھٹی وجہ کو لیتے ہیں۔ اور دیکھتے ہیں۔ کہ اسلامی جماعت کی تبصرہ کمیٹی نے اس پر جو تبصرہ فرمایا ہے۔ آیا وہ تقویٰ کے اسلامی معیار پر پورا اترتا ہے۔ یا نہیں۔ یہ چھٹی وجہ تبصرہ کمیٹی کے ترجمہ کے مطابق حسب ذیل ہے:۔

"انسانی حقوق کے متعلق بین الاقوامی میثاق کا مسودہ جسے نظام اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے مقرر کئے ہوئے ایک کمشن نے تیار کیا ہے اور جس پر دستخط کرنے والوں میں ایک پاکستان بھی ہے۔ اس کی دفعہ ۱۳ اس مضمون پر مشتمل ہے۔ کہ ہر شخص کو خیال، ضمیر اور مذہب کی آزادی حاصل ہوگی۔ اور اس میں یہ آزادی بھی شامل ہے۔ کہ ایک شخص اپنا مذہب اور عقیدہ تبدیل کر سکے۔ اور اپنے مذہب یا عقیدہ کو تعلیم۔ عمل اور عبادت میں ظاہر کر سکے۔ لہٰذا ان مطالبات کا قبول کر لیا جانا بین الاقوامی کبوتر خانوں میں ایک ہل چل برپا کر ڈالتا۔ اور بین الاقوامی دنیا کی توجہ کسی نہ کسی رنگ میں ان حالات کی طرف منعطف ہو جاتی۔ جو پاکستان میں پیش آ رہے ہیں۔ کیونکہ ان مطالبات کی قبولیت گویا دنیا بھر کے سامنے اس بات کے اعلان کی ہم معنیٰ تھی۔ کہ پاکستان اپنی شہریت کی بنیاد دوسری قوموں کی شہریتوں سے مختلف بنیادوں پر رکھ رہا ہے۔ اور پاکستان میں غیر مسلموں کے لئے محض مذہبی عقائد کی بناء پر سرکاری مناصب کا دروازہ بند ہے۔" (روزنامہ تسنیم مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۴ء)

اب اس کے متعلق تبصرہ کمیٹی کا تبصرہ ملاحظہ ہو۔

"چھٹی دلیل کا جواب بڑی حد تک تیسری دلیل کے جواب میں آ گیا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ایک اس طرح کا بین الاقوامی میثاق تیار کیا گیا ہے۔ جس پر پاکستان نے بھی دستخط کئے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی معلوم ہے۔ کہ دنیا کا کوئی ملک ان خوشنما نظریات پر عمل نہیں کر رہا ہے۔ اور اپنے نظام زندگی میں ان کو بس اسی حد تک جگہ دیتا ہے جہاں تک اس کے حالات ضروریات اور روایات اس کی اجازت دیتے ہیں۔ پھر ہم یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ پاکستان کے سوا دنیا کا کوئی ملک ایسا نہیں ہے۔ جہاں باشندگان ملک اور ان کے احساسات وجذبات اور ان کے حقیقی مسائل زندگی کو نظر انداز کر کے محض بین الاقوامی رائے کو اہمیت دی جاتی ہو۔ اور اسے تمام فیصلوں اور اقدامات کا معیار مان لیا جاتا ہو۔ یہ تو صرف ہم ہی ہیں۔ جنہوں نے اپنا حال اس زنِ بازاری کا سا کر رکھا ہے۔ جس کے لئے گھر والے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ اور ساری اہمیت بس بازار کے تماشائیوں ہی کی ہے۔ رہا یہ بین الاقوامی کبوتر خانہ تو اس کے کبوتروں کا حال یہ ہے، کہ اگر کوئی طفلک نادان ڈرتا جھجکتا اس کی طرف دیکھتا ہے۔ تو یہ کبوتر بہت پھڑپھڑاتے ہیں۔ مگر جب روس یا ہندوستان یا ایسے ہی کسی ملک کا کوئی بلا اس میں درانہ گھس آتا ہے۔ تو سارے کبوتروں کو سانپ سونگھ جاتا ہے۔" (روزنامہ تسنیم)

اب ناظرین کرام غور فرمائیں۔ کہ کیا ایک "اقامت دین" کی مدعی جماعت کی تبصرہ کمیٹی کی طرف سے ایسی تنقید جائز سمجھی جا سکتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں کیا یہ تقویٰ کے معیار پر پوری اترتی ہے۔ جس کا اسلام تقاضا کرتا ہے۔ کیا اسلام میں کوئی ایسی دلیل قابل پذیرائی ہے۔ کہ "چونکہ دوسری اقوام اس بین الاقوامی میثاق" پر کاربند نہیں۔ اس لئے پاکستان کو بھی کاربند نہیں ہونا چاہیئے۔ جس پر پاکستان نے دوسروں کے ساتھ دستخط کئے ہیں۔ اور باوجودیکہ اس نے اس میثاق سے بریت کا اعلان تک نہیں کیا"۔

اگر جماعت اسلامی کی تبصرہ کمیٹی کا یہ مطالبہ ہوتا کہ چونکہ "دنیا کا کوئی ملک ان خوشنما نظریات پر عمل نہیں کر رہا ہے۔ اس لئے پاکستان کو چاہیئے۔ کہ اس سے بریت کا اظہار کرے۔ تو پھر بھی کوئی بات تھی۔ مگر ان دوستوں کا کہنا تو صرف اتنا ہے کہ

"مگر اس کے ساتھ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ دنیا کا کوئی ملک ان خوشنما نظریات پر عمل نہیں کر رہا ہے۔ اور اپنے نظام زندگی میں ان کو بس اسی حد تک جگہ دیتا ہے۔ جہاں تک اس کے حالات ضروریات اور روایات اس کی اجازت دیتے ہیں"۔

کیا یہ کوئی دلیل ہے؟ اگر یہ ثابت ہو کہ یہ بین الاقوامی میثاق اسلامی اخلاق کے مطابق ہے۔ اور تقویٰ کا تقاضا ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ تو کیا ہمیں محض اسے اس لئے ٹھکرا دینا چاہیئے۔ کہ دوسرے اپنے اپنے ملک کے اندر ان خوشنما نظریات پر عمل نہیں کر رہے۔ اگر تبصرہ کمیٹی یہ بھی ثابت کرتی کہ یہ باتیں پاکستان کے حالات۔ ضروریات اور روایات کے منافی ہیں۔ تو پھر بھی یہ سوال جواب طلب رہ جاتا تھا۔ کہ کیا یہ باتیں اسلامی اخلاق کے منافی ہیں؟ کیا تقویٰ ان کی اجازت نہیں دیتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ بات کہ

"ہر شخص کو خیال، ضمیر اور مذہب کی آزادی حاصل ہوگی۔ اور اس میں یہ آزادی بھی شامل ہے۔ کہ ایک شخص اپنا مذہب اور عقیدہ تبدیل کر سکے۔ اور اپنے مذہبی عقیدہ کو تعلیم عمل اور عبادت میں ظاہر کر سکے۔"

(باقی صفحہ ۸ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کامل اطاعت کی اہمیت

(از مکرم ڈاکٹر قاضی محمد بشیر صاحب بی۔اے کوروال (ضلع سیالکوٹ)

عرب کے ملک کی حالت سخت ناگفتہ بہ تھی۔ ہر جرم ان کے لئے روا تھا۔ ہر گناہ ان کے لئے کارِ ثواب تھا۔ جوا، شراب نوشی، ڈاکہ ان کی گھٹی میں شامل تھا۔ زنا پر فخر کرتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ درگور دفن کرتے تھے۔

"عرب کا ملک اُس زمانہ میں ایسی حالت میں تھا۔ کہ بمشکل کہہ سکتے تھے۔ کہ وہ انسان تھے۔ کونسی بدی تھی۔ جو ان میں نہ تھی۔ اور کونسا شرک تھا۔ جو ان میں رائج نہ تھا۔ چوری کرنا۔ ڈاکہ مارنا ان کا کام تھا۔ اور ناحق کا خون کرنا ان کے نزدیک ایک ایسا معمولی کام تھا۔ جیسا کہ ایک چیونٹی کو پیروں کے نیچے کچل دیا جائے۔ یتیم بچوں کو قتل کر کے ان کا مال کھا لیتے تھے۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے۔ زناکاری پر فخر کرتے اور اعلانیہ اپنے قصیدوں میں ان گندی باتوں کا ذکر کرتے تھے۔ شراب خوری اس قوم میں اس کثرت سے تھی۔ کہ کوئی گھر بھی شراب سے خالی نہ تھا۔ اور قمار بازی میں سب ملکوں سے آگے بڑھے ہوئے تھے۔ حیوانوں کی عار تھی۔ اور سانپوں اور بھیڑیوں کی ننگ۔"

(پیغامِ صلح صفحہ ۲۳)

یہ وہ زمانہ تھا۔ جب توحید حقیقی دنیا سے مفقود تھی۔ اور زمین فسادات سے بھر گئی تھی۔ ایسے زمانہ میں حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ آپ کس درجہ کے عالی شان نبی اور مصلح تھے جن کو اس زمانہ میں بھیجا گیا۔ جب انسان انسان نہ رہا تھا۔ ایسے زمانہ میں حضرت سرورِ عالم کا ظہور آپ کے علو مرتبت آپ کی عظیم الشان مصلحانہ قوت۔ آپ کی بے مثال قوت قدسیہ کو ظاہر کرتا ہے کیونکہ ضرور تھا۔ کہ عالمگیر فساد کو دور کرنے کے لئے جو ریفارمر اور مصلح بھیجا جاتا وہ بھی ہر لحاظ سے مکمل اور اکمل ہوتا۔

آپ نے اس مقصد کو نہایت قلیل وقت اور نہایت احسن طریق پر پورا کیا۔ اور اپنے تیئیس سالہ زمانہ نبوت میں عرب کی اس طرح کایا پلٹ کر رکھدی۔ کہ قوم کا مزاج بدل دیا۔ انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی کا سچا پرستار بنا دیا۔ اور پیشتر اس کے کہ آپ اپنے محبوب حقیقی کی طرف لوٹتے۔ دنیا کو ایک ایسے نظام سے روشناس کرا دیا۔ جو دوسرے مصلح صدیوں میں نہ کر سکتے تھے۔ اور ان میں ایسی روحانیت پیدا کر دی۔ کہ مصائب اور دکھ ان کے ایمانوں کو متزلزل نہ کر سکے۔

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔

یہ وہ توحید کی تعلیم تھی۔ جو ہر لحاظ سے مکمل اور بے مثل تھی۔۔۔ اور جب ایسی تعلیم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی کوشش اور مجاہدہ سے اور بطریق احسن پیش کیا۔ تو اس قوم کی حالت کو بدل کر رکھ دیا۔

ممانعت شراب کا حکم دیا گیا۔ تو شہر کے کوچہ و بازار میں شراب کا دریا بہ نکلا۔ اتنے قلیل عرصہ میں اتنی بڑی تبدیلی اور اتنا بڑا انقلاب لانا صرف آپ ہی کا کام تھا۔ اور ممکن نہ تھا۔ کہ کوئی اس دعوت عام کو اس قدر رشد و مد سے پیش کر کے جہانِ نو کی بنیاد رکھ دیتا۔ آپ نے اپنی قوم میں ایسی تبدیلی پیدا کر دی۔ کہ قوموں نے رشک کھایا۔ اور مخالف سے مخالف دشمن بھی معترف ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے توحید حقیقی کو نہایت قلیل عرصہ میں ان لوگوں میں پھیلایا۔ جن کی رگ رگ میں جاہلیت بھری پڑی تھی۔ اور وہ تمام مذموم عادات چھڑا کر انہیں صرف ایک معبود حقیقی کی لو لگا دی۔ یہ ایک عظیم کام تھا۔ جو آپ نے کیا۔

ہم آپ کی قوت قدسیہ کا مشاہدہ کر چکے۔ آپ کے دم قدم سے ایک انقلاب عظیم برپا ہُوا۔ پس آج بھی جب کوئی روح سعادت کے لئے بے قرار ہو۔ آج بھی جو توحید حقیقی کا متلاشی ہو۔ آج ہی جو دنیا کی ملونی سے پاک ہونا چاہے۔ تو اسے اسی در پر جھکنا ہوگا۔ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حلقۂ اطاعت میں داخل ہونا ہوگا۔ کیونکہ وہی سرچشمہ ہے اس تمام رشد و ہدایت کا۔ اور اسی مضمون کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں بیان فرمایا ہے۔

"یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے۔ ہزار ہزار درود اور سلام اس پر۔ یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔۔۔۔۔۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیراً۔ (سورہ احزاب ع ۳)

یعنی اے مسلمانو۔ تمہارے واسطے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ایک نہایت عمدہ نمونہ ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جس کے دل میں اللہ اور یوم آخرت کی امید ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔

یہ وہ عالی مقام ہے۔ جس میں آپ ہی فرد واحد ہیں۔ اگرچہ ہر نبی اپنی قوم کے لئے نمونہ ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تمام قوموں کی طرف مبعوث فرمایا۔ اور تمام اقوام اور تمام افراد کے لئے زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کی ذات ستودہ صفات میں نمونہ موجود ہے۔ اگر کسی نے بیویوں سے سلوک کے متعلق کچھ معلوم کرنا ہو۔ تو اسے یہ اسوہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات میں ملے گا۔ اور اگر کسی نے دشمنوں سے جنگ کا نظارہ دیکھنا ہو۔ تو جنگ حنین میں آپ کا استقلال اس کے لئے شمع ہدایت ہوگا۔ اگر دعوتِ عام دیتے ہوئے تکالیف سہنے کا نظارہ دیکھنا ہو۔ تو طائف کے پتھروں کا نظارہ سامنے آئے گا۔ اور اگر دشمنوں سے حسن سلوک دیکھنا ہو۔ تو حضورؐ کی ذات میں ہزاروں مثالیں پائے گا۔ مفتوح قوموں پر فاتح کی حیثیت سے دیکھنا ہو۔ تو فتح مکہ کے بعد آپ کا حسن سلوک دیکھ لے۔ اور آپ کے عفو۔ انصاف اور نیک سلوک کو دیکھ لے۔ یتیموں کے حقوق۔ بیواؤں سے حسن سلوک۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی۔ الغرض زندگی کا کوئی شعبہ لے لو۔

(۱) اگر کوئی شخص لقائے الٰہی کا طالب ہو۔
(۲) اگر کوئی شخص یوم آخرت پر یقین رکھتا ہو
(۳) اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتا ہو۔ تو قرآن مجید ایسے انسان کو پکار پکار کر دعوت دے رہا ہے۔ کہ آؤ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے در کی دربانی کرو۔ آؤ اور اس فیض کے خزانے کے پاس آؤ۔ یہ وہ خزانہ ہے۔ جہاں سے طالب بے نیل مرام نہیں جائے گا۔ اور یہ وہ گوہر مقصود ہے۔ جو ہر غوطہ زن کو ضرور ملے گا۔ خدا کا طلب کرنے والا اسی سے خدا کا رستہ پائے گا۔ یوم آخرت پر یقین رکھنے والا اسی نبی سے نمونہ حاصل کرے گا۔ اور ہر دردمند دل جس کے دل میں اللہ کے ذکر کی خواہش موجود ہے۔ اب صرف اور صرف اور صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ سے اپنی احتیاج کے سامان حاصل کرے گا۔

یہ وہ مقام ہے۔ جس نے حضور انورؐ کو ساری امت اور سارے حق کے متلاشیوں کے لئے نمونہ بنا دیا۔ اور جب آپؐ زندگی کے ہر شعبہ میں نمونہ قرار دیئے گئے۔ تو پھر کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جو اس راز کو پالے۔ اور آپؐ کی سچی متابعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ صرف کر دے۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ پس ہر مذہب و ملت کا وہ انسان جو حق کا متلاشی ہے۔ جس کے اندر خدا تعالیٰ کو پانے کی خواہش ہے۔ جب بھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کو اپنائے گا۔ وہ اپنے مقصد کو پالے گا۔ وہ عالم سفلی سے عالم بالا کی طرف پرواز کرنے لگ جائے گا۔ اس کی زندگی اس سانچے میں ڈھلنے لگے گی۔ اور وہ دیکھے گا کہ تب اللہ تعالیٰ کا اس سے ایک نرالا اور خارق العادت سلوک ہے۔ پس جب یہ امر بالبداہت واضح ہوگیا۔ کہ آپؐ کا اسوہ اسوۂ حسنہ ہے۔ تو پھر ضروری ہُوا۔ کہ مدارج عالیہ اور ترقیات روحانیہ حاصل کرنے کا متمنی انسان حضور کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرے۔ اور آپؐ کی اطاعت و فرمانبرداری اس کے لئے ناگزیر ہے۔ (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

سنگاپور میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

مختلف ممالک کے معززین کو پیغام حق۔ لٹریچر کی اشاعت۔ قرآن مجید کا ملایا زبان میں ترجمہ

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب فاضل

مشن کی ابتداء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت مولانا غلام حسین صاحب ایاز واقف زندگی کو ۱۹۳۵ء میں سنگاپور بھیجا گیا اور خدا انکا نام رے کہ انہوں نے اعلائے کلمۃ اللہ کا کام شروع کیا۔ مولانا موصوف نے بہت تکالیف برداشت کیں اور مشکلات کا مقابلہ کیا۔ مخالفتِ حق تو ہر جگہ ہی ہوتی ہے۔ لیکن سنگاپور اور ملایا میں عام مخالفت نہ تھی۔ بلکہ غیر معمولی مخالفت ہوئی۔ جس کی وجہ سے مولانا موصوف پر کئی جگہ پتھر پھینکے گئے اور کئی دفعہ انہیں مارا پیٹا گیا۔ ایک دفعہ تو ان کی یہ حالت ہو گئی کہ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ خیال ہوا کہ شاید جان سے مار دیئے گئے ہیں۔ ان تکالیف اور غیر معمولی مخالفت کے باوجود خدا تعالےٰ نے انہیں توفیق بخشی کہ وہ ایک جماعت قائم کر سکیں۔ اور پیغام حق پہنچا سکیں آپ کے ساتھ کام کرنے کے لئے بعد میں اور مبلغین بھی بھیجے گئے۔ مثلاً سید شاہ محمد صاحب مولانا امام الدین صاحب میاں عبدالحی صاحب اور چوہدری محمد احمد صاحب وغیرہم جن کی وجہ سے مشن کی پوزیشن اور بھی مضبوط ہو گئی۔ ۱۹۲۹ء کے آخری ماہ یعنی دسمبر میں خاکسار کو سنگاپور آنے کا ارشاد ہوا۔ اس کی تعمیل میں خاکسار ۲۲ دسمبر ۱۹۲۹ء بروز جمعرات سنگاپور سنگاپور پہنچا اور مولانا غلام حسین صاحب ایاز کے ساتھ مل کر کام شروع کیا۔ دراصل مولانا موصوف کو واپسی کا حکم ہو چکا تھا۔ اس لئے وہ صرف دس گیارہ ماہ خاکسار کے ساتھ کام کر سکے۔ لیکن اس عرصہ میں خدا تعالےٰ نے ان سے ایک اور کام لیا۔ وہ یہ کہ انہیں ملایا کے ایک گاؤں میں جہاں کچھ عرصہ پہلے مولوی زینی دحلان صاحب کام کر چکے تھے اور دو تین آدمی بیعت بھی کر چکے تھے، جانے کا موقعہ ملا۔ اور ان کی کوشش اور محنت اور خدا تعالےٰ کے فضل سے وہاں ایک جماعت قائم ہو گئی۔ یعنی دس بارہ آدمی بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔ اس طرح پندرہ کے قریب افراد پر مشتمل ایک جماعت ملایا میں قائم ہو گئی۔ یہی پہلی جماعت ہے۔ جو سنگاپور سے باہر ملایا میں قائم ہوئی۔

ملایا کے حالات

دراصل ملایا کا علاقہ کئی ریاستوں میں بٹا ہوا ہے۔ جن میں سے ۹ ریاستوں میں سلطان ہیں۔ اور مذہبی امور پر انہیں اختیار حاصل ہوتا ہے۔

ایسی صورت میں جو مشکلات ہمیں پیش آسکتی ہیں وہ ظاہر ہی ہے

جماعت ملایا کی مشکلات

مولانا غلام حسین صاحب فاضل کے وقت بھی شور ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے مولانا موصوف کو بری کیا اور وہ واپس پاکستان تشریف لے گئے بعد میں شور اور زیادہ ہوا۔ اور اس شور کے نتیجہ میں ایک مباحثہ کی طرح پڑی جو ۲۳ جولائی ۱۹۵۱ء کو ہوا ایک سلطان نے خود صدارت کی۔ اس میں کئی علماء موجود تھے۔ سوال وجواب کا سلسلہ ڈھائی گھنٹے تک جاری رہا۔ علماء سوال کرتے اور خاکسار جواب دیتا۔ خدا کے فضل اور رحم سے اس مباحثے کا اثر بہت ہی اچھا ہوا۔ اور سلطان کی طرف سے یہ حکم صادر ہوا کہ مباحثہ ایک بار اور منعقد ہو جس میں آخری فیصلہ کیا جائے گا۔ اس کے لئے پانچ سوالات پیش کئے گئے۔ اور خاکسار کو حکم ہوا کہ چودہ دن کے اندر اندر جواب بھیجا جائے پھر چودہ دن کے اندر اس پر جرح کی جائے گی۔ اور سلطان کے پاس رپورٹ کی جائے گی۔ اور پھر تاریخ مباحثہ مقرر ہو گی۔

خاکسار نے ان سوالات کے جوابات مقررہ وقت میں پہنچا دیئے۔ لیکن اس پر کوئی جرح نہ ہوئی۔ اور نہ ہی سلطان کے پاس رپورٹ کی گئی۔ جب خاکسار نے یاد دہانی کرائی تو جواب آیا کہ مباحثہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد ایک اور مباحثہ بھی ہوا۔ جس میں جبر و تشدد سے کام لینے اور دھمکیاں دینے کا وطیرہ اختیار کیا گیا۔ مگر اللہ تعالےٰ کے فضل سے مخالفین اپنے ارادوں میں ناکام ہوئے۔

اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں کی برکت سے ہماری تمام مشکلات دور ہو چکی ہیں۔ الحمدللہ علی ذالک۔ اب اس علاقہ کے لوگ ہمارے مداح ہیں ـــــ سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ جماعت سنگاپور اور ملایا کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالےٰ احمدیت کو نمایاں ترقی عطا فرمائے اور حق کا بول بالا ہو۔

ایک کتاب ہمارے خلاف شائع کی گئی تھی۔ جس کو "اُدُلوئن مُرتَد" کا نام دیا گیا۔ خاکسار نے مولانا ایاز صاحب کے مشورہ سے اس کا جواب دیا۔ جس کا نام "کیبنران (Kebenran)" یعنی سچائی رکھا گیا۔ جو ایک ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی۔

پریس کی بنیاد

جب خاکسار اس کتاب کا جواب لکھ رہا تھا تو سوال پیدا ہوا کہ یہ کتاب کہاں چھپوائی جائے گی یہاں سنگاپور میں دو مطبع ہیں۔ جن کے پاس عربی حروف ہیں۔ اور دونوں ہی ہماری کتاب چھاپنے کے لئے تیار نہ ہوئے (واضح ہو کہ ملایا کی زبان عموماً عربی حروف میں لکھی جاتی ہے) آخر فیصلہ یہ ہوا کہ ایک ہزار سے اوپر ڈالر جمع کئے جائیں۔ جن میں سے ۶/۱ کے حروف خریدے جائیں۔ اور باقی رقم دوسرے اخراجات پر خرچ ہو۔ چنانچہ اس چندہ خاص کی تحریک کی گئی اور ۷۵۰/ کے عربی حروف خریدے گئے۔ کمپوزیٹر ہمارا احمدی تھا۔ وہ کمپوز کرتا چلا گیا اور ہم ایک چینی مطبع میں اسکو چھپواتے چلے گئے۔ اس طرح خدا کے فضل سے پریس کی بنیاد بھی پڑ گئی۔ اور ہماری کتاب بھی شائع ہو گئی۔ اب مشین خریدنا باقی ہے۔ اگر خدا نے توفیق بخشی۔ تو وہ بھی خریدی جائے گی۔ اور انشاءاللہ پھر ہمارا پریس مکمل طور پر قائم ہو جائے گا۔

اس کتاب کے علاوہ خاکسار نے دو اور کتابیں بھی لکھی ہوئی ہیں (۱) حق الیقین فی تفسیر خاتم النبیین اور (۲) الدجال اور امام مہدی۔ یہ دونوں کتابیں ملایا زبان میں ہیں۔ جب خدا تعالےٰ چاہے گا۔ شائع ہو جائیں گی۔

ایک رفیق کار

مولانا غلام حسین صاحب کی واپسی کے بعد خاکسار اکیلا تھا۔ کام زیادہ تھا۔ اور صحت خراب تھی۔ نیز سنگاپور میں اکثر لوگ انگریزی جانتے اور بولتے ہیں۔ اس لئے خاکسار نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت مبارک میں عرض کی۔ کہ خاکسار کو ایک انگریزی دان معاون دیا جائے۔ چنانچہ ازراہِ نوازش حضور پُر نور نے برادرم عزیز قریشی فیروز محی الدین صاحب کو منتخب فرما کر بھجوا دیا۔ وہ سنگاپور میں فروری ۱۹۵۳ء میں پہونچے۔ اور جب سے وہ پہونچے ہیں۔ انگریزی طبقہ میں تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ نتائج پیدا کرنا تو خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ لیکن حتی الوسع پیغام حق پہنچانے میں کوشاں رہتے ہیں۔ جب سے وہ آئے ہیں۔ انہوں نے دس بارہ مضمون اور نوٹ لکھے ہیں جن میں سے تین چار شائع بھی ہو چکے ہیں۔ اسی طرح بڑے بڑے لوگوں سے واقفیت پیدا کی گئی اور کی جا رہی ہے۔ اور خوشی کی بات ہے کہ وہ ملایا زبان میں بھی خاص طور پر ترقی کر رہے ہیں۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

وہ لوگ جنہیں لٹریچر دیا گیا۔ ان میں امریکہ کے نائب صدر مسٹر نکسن، برطانیہ کے چانسلر آف ایکس چیکر مسٹر بٹلر، ہندوستان کے وزیر مال مسٹر دیش مکھ پاکستان کے ٹریڈ کمشنر، ہندوستان کے نمائندہ مسٹر مینن، فلپائن کے قونصل۔ عراق کے قونصل Mr. Wm. Shaw کے ریڈیو کے ڈائریکٹر۔ سنگاپور ریڈیو اسٹیشن، ملایا یونیورسٹی کے اکنامکس ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ۔ ایک ڈچ لیکچرار، انڈین مسلم لیگ کے صدر اور پارلیمنٹ کے ممبر، سنگاپور مسلم لیگ کے صدر، پاکستانی اوورسیز لیگ کے صدر، I.L.O کی کانفرنس کے صدر، ریاست پاہنگ کے سلطان، ترنگانو کے سلطان کے بڑے لڑکے U.S.I.S کے پریس آفیسر کے سیکرٹری دیگر علماء قانون دان اور تاجر سبھی شامل تھے۔

CORFU جہاز کی لائبریری میں آٹھ کتب دکھوائی گئیں۔ یونیورسٹی مسلم سٹوڈنٹس یونین کی لائبریری میں بیس کتب اور رسالہ جات دکھوائے گئے۔

جو لٹریچر شائع کیا جا سکا

انگریزی میں چار ٹریکٹ

(1) What is the Ahmadiyah Movement

(2) Existence of God.

(3) The Ahmadiyah Movement

(4) Object of life.

ملائی زبان میں ایک ٹریکٹ چھپوایا گیا۔ یعنی

(۵) تفسیر القرآن (5)

اور ایک سائیکلوسٹائل کیا گیا

(۶) خصوصیات جماعت احمدیہ (6)

تقاریر

مکرمی ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کا لیکچر کرایا گیا "اسلام کا اقتصادی نظام" پر

محترم سید شاہ محمد صاحب کا لیکچر "موجودہ مشکلات کا اسلامی حل"

مولانا محمد سعید صاحب انصاری کا لیکچر ہوا۔ بعنوان۔ "اسلام کی فضیلت دیگر مذاہب پر"

برادر عزیز قریشی صاحب نے فلسفہ حج۔ اسلام میں عورت کا مقام، معراج علاماتِ مہدی۔ اور سیرت النبی وغیرہ عنوانات پر تقاریر کیں۔

خاکسار نے ہفتہ کی شام کو باقاعدہ علاماتِ مہدی پر تقریریں کیں۔ جن میں وقتاً فوقتاً غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے۔ قاعدہ یہ تھا کہ کچھ نوٹ بورڈ پر لکھ کر پھر ان پر لیکچر دیا جاتا۔ چنانچہ بیس سے زیادہ سبق لکھوائے گئے اور ان پر لیکچر دیئے گئے۔ یہ نوٹ دوستوں کے پاس محفوظ ہیں۔ ان بیس تقریروں کے علاوہ خاکسار نے بھی معراج پر مفصل لیکچر دیا۔ تقلید پر مفصل تقریر کی اور قریباً ہر میٹنگ کے موقع پر خواہ مختصر سہی لیکچر دیتا رہا۔

تعلیم و تربیت

خاکسار پہلے بچوں اور بچیوں کو پڑھایا کرتا تھا۔ اور ان کے لئے خود سبق لکھا کرتا تھا۔ ان اسباق کے مجموعہ کو کتاب کی شکل میں چھپوا لیا گیا ہے۔ جو

(باقی صٹ پر)

یونیسکو - اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی و ثقافتی تنظیم

(۲)

یونیسکو کی کارگذاری پر ایک نظر

یونیسکو اپنے پروگرام پر مختلف طریقوں سے عمل کرتی ہے۔ پہلے مختلف ممالک کی ضروریات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ملک کی ترقی کے امکانات کی چھان بین کی جاتی ہے۔ یونیسکو نے رکن ممالک میں سائنسی تحقیقات کی رفتار، تعلیمی فلموں کی تیاری اور ابتدائی تعلیم کی سہولتوں کے متعلق معلومات فراہم کیں۔

دوسرا طریقہ پیشہ واری بین الاقوامی تنظیموں کا قیام ہے۔ اب تک جن تنظیموں کا قیام عمل میں آیا ہے ان میں انٹرنیشنل تھیٹر انسٹی ٹیوٹ دی یونین آف انٹرنیشنل انجینئرنگ ایسوسی ایشن بین الاقوامی انجمن برائے جامعات طبی کانگرس بین الاقوامی کونسل ... اور دیگر کئی انجمنیں قائم کی گئیں۔ اس کے علاوہ ایک اور مفید طریقہ یہ ہے کہ ماہرین کی ملاقات کا انتظام کیا جا سکے۔ تاکہ آپس میں تبادلۂ خیال کے بعد رکن ممالک کے لئے ایک پروگرام مرتب کیا جا سکے۔ اور جس کے تحت ہر قسم کی امداد دی جا سکے۔

اس قسم کی امداد، ہندوستان، برما، افغانستان، بولیویا، اسرائیل، فلپائن، ترکی، اور تھائی لینڈ کو دی گئی۔

ان چیزوں کے علاوہ ماہرین تعلیم، نفسیات، لائبریرین اور اساتذہ کے درمیان مباحثہ رکھا گیا۔ ابتدائی تعلیم و تعلیم بالغان، بین الاقوامی ہم آہنگی کے لئے تعلیم، کتب خانوں و درسی کتابوں کی اصلاح اور تاریخی و جغرافی طریقہ تدریس کو بہتر بنانے کے لئے مشورے دیئے۔ خصوصاً تعلیم و جغرافیہ کے متعلق اس کے مشورے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔

پائیلٹ پراجیکٹس کا بھی اس کے پروگرام کے تحت سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ حال ہی میں نئی دہلی میں ایک کتب خانہ قائم کیا گیا ہے۔ جو ایشیا میں اپنی آپ مثال ہے۔ لیکن یونیسکو نے پاکستان میں ایک معمولی کتب خانہ بھی قائم نہیں کیا۔ اور نہ ہی کسی کتب خانہ کو امداد دی۔

یونیسکو کی یہ کوشش رہی ہے کہ اپنے اغراض و مقاصد کو عام کرے۔ اس کے لئے نمائش مناسب ذریعہ تھا۔ چنانچہ (۲۰۰) سے زیادہ نمائشیں صرف "انسانی حقوق" کے متعلق کی گئیں۔ سائنسی و ثقافتی نمائشوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جس میں سائنسی آلات کا مظاہرہ اور مصوروں کی تخلیقات کی نمائش کی گئی۔

یونیسکو کے وسیع پروگرام میں نہ صرف مذکورہ بالا چیزیں شامل ہیں۔ بلکہ اس کا مقصد بین الاقوامی تجدیدات کی مدد کرنا ہے۔ جو ترقی کی راہ میں بری طرح حائل ہیں۔ اس کے لئے بین الاقوامی تعاون کے لئے مسودات مرتب کئے گئے۔ اور پھر تعلیمی فلموں کی نمائش کا انتظام کیا گیا۔ پاکستان میں ایسی نمائشوں کی شدید ضرورت ہے۔ اس لئے کہ جہالت زیادہ ہے اس سے اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ ۲۱ مئی ۱۹۵۲ء کو ایک راہنی نامہ ہوا (جس پر (۱۸) ممالک نے دستخط کئے) اس کی رو سے بین الاقوامی اساس پر تعلیمی، سائنسی و ثقافتی چیزوں کو ترقی دی گئی۔

یونیسکو امداد سائنسی چیزوں اور کتب کی خریداری کی صورت میں کرتی ہے (۳۰) ممالک نے ڈیڑھ ملین ڈالر امداد دی۔ دوسرے طریقے کے نفاذ میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، آسٹریلیا، جرمنی، ہالینڈ، کینیڈا، ڈنمارک کی انجمنوں نے مدد دی۔ امداد اس طرح کہ ان ممالک میں انجمنیں یونیسکو کی امداد کے لئے رقم جمع کریں۔ جس کی نوعیت بڑی حد تک بین الاقوامی منی آرڈر ہو سکتی ہے۔ اس کثیر رقم کو زیادہ تر تعلیمی ضروریات پر صرف کیا گیا۔ یہ طریقہ بڑی حد تک کامیاب رہا۔ یاد رہے کہ امریکی بچوں نے سب سے زیادہ مالی امداد کی۔

یونیسکو کی سالانہ کانفرنس میں تمام رکن ممالک کے وفود شریک ہوتے ہیں۔ اور یہاں اس کی پالیسی و موازنہ پر بحث ہوتی ہے۔ پروگرام مرتب اور چندہ مقرر کیا جاتا ہے۔ ایک ایگزیکٹو بورڈ ہے۔ جس میں (۱۸) منتخبہ ارکان ہوتے ہیں۔ ہندوستان کی جانب سے مرکزی حکومت ہند کے محکمہ تعلیم کے معتمد پروفیسر ہمایوں کبیر شریک ہیں۔ پاکستان غالباً بورڈ میں نہیں ہے۔ اس بورڈ کا مقصد جنرل کانفرنس کے لئے ایجنڈا تیار کرنا ہے۔ یونیسکو سکرٹریٹ کے دفاتر پیرس میں ہیں۔ یونیسکو اقوام متحدہ کی کئی ایجنسیوں اور حکومتی تنظیموں سے کامل تعاون کرتی ہے۔ تقریباً (۱۰۰) بین الاقوامی غیر سرکاری تنظیموں سے اس کا تعلق ہے مختلف نیشنل کمیشنز قائم کئے گئے ہیں۔ پاکستان میں بھی ایک کمیشن قائم ہے۔ تاکہ یونیسکو اور حکومتی محکمہ جات میں تعاون پیدا کر سکیں۔ یکم نومبر ۱۹۵۲ء تک (۶۱) تنظیموں کا قیام عمل میں آ رہا ہے۔

یونیسکو اور ہندوستان

یونیسکو کے مسائل میں ہندوستان نے زیادہ دلچسپی لی۔ اور یونیسکو کی ہر کانفرنس میں ہندوستان کے قابل ترین افراد نے نمائندگی کی۔ جن میں ڈاکٹر سر رادھا کرشنن نائب صدر جمہوریہ ہند خواجہ غلام السیدین اور مولانا ابوالکلام آزاد شامل ہیں۔ یونیسکو کی جنرل کانفرنس نے ہندوستان کے مشہور فلسفی ڈاکٹر رادھا کرشنن کو صدر منتخب کیا۔ یونیسکو نے نئی دہلی میں جنوب مشرقی ایشیا کے لئے ایک مرکز قائم کیا ہے۔ اس مرکز کی جانب سے مختلف کتب خانوں، داراروں کو پمفلٹس و کتابیں بھجوائی جاتی ہیں۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء کے اعلان کے بموجب یونیسکو نے میسور میں بنیادی تعلیم کے لئے ایک مرکز نومبر ۱۹۵۳ء میں قائم کیا۔ جس میں تمام دنیا کے خواہشمند لوگوں کو تربیت دی جائے گی۔ (۴۰)، تا (۵۰)، ماہرین تعلیم بالغان کو ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ اس کے ڈائرکٹر کا انتخاب یونیسکو نے کیا ہے۔ دو نائب ڈائرکٹرز کا تقرر مرکزی حکومت ہند نے کیا ہے۔ تربیت پانے والوں کو مقامی منطقہ واری زبان سکھائی جائے گی۔ حکومت ہند اپنے خرچ پر دو افراد کو ٹریننگ کے لئے بھیجے گی۔ جو بعد میں یونیسکو کے ماہرین کی حیثیت سے پسماندہ ممالک کو جائیں گے۔ اس مرکز کے جملہ اخراجات یونیسکو برداشت کر رہی ہے۔ یونیسکو کے تحت جنوب مشرقی ایشیا کا سب سے بڑا انسٹی ٹیوٹ یعنی انڈین انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی کھڑگ پور میں کھولا گیا ہے۔ جو کلکتہ سے قریب ہے۔ ناروے کے انجینئر ڈاکٹر انجلیس جو عالمی شہرت کے مالک ہیں۔ انہوں نے ڈیڑھ سال ہندوستان کے تجربہ خانوں کا مطالعہ کیا۔ اور ساتھ زمین میکانکس کا بھی۔ یونیسکو نے ہندوستان کو کافی امداد دی ہے۔ ہندوستان یونیسکو کو جو چندہ دیتا ہے۔ غالباً اس سے دوگنا سے زیادہ مختلف صورتوں میں فائدہ ہوتا ہے۔ بیشتر نامور ہندوستانیوں کی خدمات یونیسکو نے حاصل کی ہے۔

پاکستان اور یونیسکو

پاکستان نے یونیسکو کا رکن ہونے کے باوجود سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ نہ ہی اس کے کسی نمائندہ کو صدر منتخب کیا گیا۔ اور نہ ہی کراچی میں یونیسکو کا مرکز کھولا گیا۔ اور نہ ہی بنیادی تعلیم کا مرکز اور ٹکنالوجی کا انسٹیٹیوٹ۔ اس ضمن میں نہ یونیسکو نے توجہ دی۔ اور نہ حکومت پاکستان نے۔ اس لئے اپنی غفلت اور دوسروں کی پاکستان کو نظر انداز کرنے کی پالیسی کے باعث یونیسکو سے مستفید نہ ہو سکا۔ پاکستان جیسے غیر ترقی یافتہ ملک کو یونیسکو کی زیادہ امداد کی ضرورت ہے۔ چونکہ یہاں زیادہ ماہرین نہیں ہیں اس لئے زیادہ لوگوں کو تربیت دی جانی چاہیئے۔ اگر حکومت چاہے تو اپنے نشریاتی پروگرام کو بہتر بنانے کے لئے یونیسکو سے ماہرین نشریات کو بھیجنے کی درخواست کر سکتی ہے۔ اور تعلیمی فلموں کی تیاری میں جن سے طلباء پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ یونیسکو کے ماہرین مدد دے سکتے ہیں۔

یونیسکو کو حکومت پاکستان جو وفد بھیجتی ہے وہ ہمیشہ مرکزی حکومت کے وزیر اور چند حکومتی عہدیدار ہی ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان کے سوائے دیگر اور قابل لوگوں کو شریک کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم (سابق صدر شعبہ فلسفہ جامعہ عثمانیہ جن کے مضامین ماہ نو وغیرہ میں آتے ہیں)، ڈاکٹر رضی الدین صدیقی (وائس چانسلر ڈھاکہ یونیورسٹی) یونیسکو میں پاکستان کی نمائندگی کے لئے موزوں ہیں۔ اگر ان اصحاب کو موقع دیا گیا۔ تو یقیناً ڈاکٹر رادھا کرشنن کی طرح خاص مقام حاصل کر لیں گے۔ حکومت پاکستان کے محکمہ خارجہ کی کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ قابل افراد کو بھیجا جائے نہ کہ وزراء کو۔ اردو و اخبارات و انگریزی پرچوں کے مدیروں و صحافیوں کو شریک کیا جا سکتا ہے اور ہمیشہ نئے لوگوں کو موقع

جے وی مدرس کی ضرورت

احمدیہ امدادی پرائمری سکول کے لئے ایک جے۔ وی ... مدرس کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب درخواستیں معہ سفارش ہائے امیر مقامی بنام خاکسار منیجر مدرسہ احمدیہ چک ۹۸ شمالی تحصیل سرگودہا بھیجدیں۔ تنخواہ باہمی گفت و شنید سے طے کی جا سکتی ہے۔ رہائشی مکان مہیا کرنا انجمن احمدیہ چک ۹۸ شمالی سرگودہا کے ذمہ ہوگا۔

(خاکسار ملک غلام نبی منیجر پرائمری احمدیہ امدادی سکول و امیر جماعت چک ۹۸ شمالی ڈاکخانہ سرگودہا تحصیل سرگودہا)

پتہ مطلوب ہے

مکرم محمد صدیق صاحب احمدی متصل امرت دھارا بلڈنگ ریلوے روڈ لاہور کا موجودہ ایڈریس کا جن احباب کو علم ہو وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرمائیں یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

تلاش گمشدہ

ایک نوجوان لڑکا محمود رمضان ولد شیخ محمد اسمٰعیل صاحب جس کی عمر ۱۸/۱۹ سال کے قریب ہے۔ کچھ عرصہ سے نامعلوم وجہ سے گھر سے چلا گیا ہے۔ برائے مہربانی جس دوست کو ملے۔ بذریعہ تار ہمیں مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ تمام اخراجات کے ذمہ دار ہم ہوں گے۔ اگر لڑکا خود پڑھے۔ تو فوراً واپس آ جائے۔ کیونکہ گھر والے سخت پریشان ہیں۔ لڑکے کا حلیہ یہ ہے۔ عمر ۱۸/۱۹ سال۔ رنگ سفید۔ خوبصورت جوان۔ قد درمیانہ۔ سفید قمیض۔ سفید پاجامہ زیب تن ہے۔ پاؤں میں فلیٹ بوٹ سفید پہنے ہوئے ہے۔

پتہ: حکیم ظفر الدین صاحب احمد نگر ربوہ امور عامہ شیخوپورہ

درخواستہائے دعا

میرا لڑکا عزیز محمد یونس قریشی پی۔ سی۔ ایس کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب کرام بزرگان جماعت سے اس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (قریشی محمد صادق سیکرٹری تحریک جدید محلہ دارالرحمت ربوہ)

(۲) میرے والد صاحب عرصہ تین چار ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ آج کل میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ دعا کریں خدا تعالیٰ ان کو جلد صحت کاملہ عطا کرے۔ (خدیجہ ناصرہ شیخ پور ضلع گجرات)

(۳) میری اہلیہ صاحبہ بعارضہ بخار ہفتہ عشرہ سے بیمار آ رہی ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد از جلد شفا عطا کرے۔ نیز میرے لئے بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری کمزوریوں کو دور کرے۔ اور دین کی خدمت کا موقعہ عطا کرے۔ آمین

(خاکسار مظفر حسین عباسی اسسٹنٹ سپروائزر ملٹری فارم اوکاڑہ منٹگمری)

بقیہ صفحہ ۵

سنگاپور میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

فلسکیپ سائز کے ۳۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کا نام ہے "ارکان ایمان"

ایک اور اسباق کا سلسلہ ارکان اسلام سے متعلق ہے۔ جو مکمل ہو چکا ہے اور ٹائپ بھی کیا جا چکا ہے۔ صرف چھپوانے کی دیر ہے چالیس صفحات فلسکیپ پر مشتمل ہے۔ اس سال سینکڑوں سبق دئے گئے۔ لیکن اب یہ کام برادرم قریشی صاحب کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور علامات مہدی کے علاوہ ایک سو سے زائد دفعہ درس حدیث دیا۔ اگر سب درسوں اور لیکچروں کو جمع کیا جائے۔ تو خاکسار کی ڈائری کے مطابق علاوہ خطبات جمعہ کے خاکسار کو اس سال ۱۶۹ دفعہ بولنا پڑا ہے۔

بیعت

اس سال خدا کے فضل سے تیرہ چودہ افراد نے بیعت کی ہے۔ جن میں سے بعض اچھے گھرانوں کے افراد ہیں۔ اللھم زد فزد

قرآن مجید کا ملایا ترجمہ

دس پاروں تک مکمل ہو چکا ہے۔ جس پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ باقی بیس پاروں کا کام باقی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ سے درخواست عاجزانہ ہے کہ وہ دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ کلام پاک کے اس کام کی تکمیل کی توفیق بخشے اللھم آمین۔ اور ہم دونوں کو خدمت احمدیت کا بیش از بیش موقعہ عطا فرمائے

انٹرویو۔ مہمان نوازی

انڈونیشیا سے ڈچ احمدی آن کوین آئے ان کا پریس انٹرویو لیا گیا۔ اور اخبار میں فوٹو بھی شائع ہوا۔

ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کا ریڈیو میں انٹرویو براڈ کاسٹ کرایا گیا

چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر کے تشریف لانے کے موقعہ پر چونکہ وقت بہت ہی تنگ تھا۔ ایک مختصر سی پریس کانفرنس کرائی گئی۔ اور ایک غیر احمدی دوست نے دعوت کا انتظام کیا۔ اور اخبارات میں ان کے متعلق فوٹو چھپے

مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی آمد پر اخبارات میں ان کے فوٹو چھپے۔ آمد کی خبر شائع ہوئی۔ اور دو اخبارات کے رپورٹر بھی ان سے ملنے آئے۔ اور اچھی لمبی گفتگو ہوئی

سکول کے قیام کا فیصلہ

جماعت کو ترقی دینے اور جماعت کے بچوں کی تعلیم اور تربیت کا انتظام کرنے کے لئے جماعت نے ایک سکول قائم کرنے کا بھی فیصلہ کر لیا ہے اور اس کے انتظام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ خدا کرے کہ ہم اس میں کامیاب ہو سکیں۔

آخر میں پھر ایک دفعہ دعا کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

پاکستان امریکہ سے پندرہ کروڑ ڈالر کا ضروری سامان حاصل کریگا

سامان کی پہلی کھیپ جنوری میں یہاں پہنچ جائیگی

کراچی ۱۱ دسمبر۔ امریکہ اپنے اقتصادی امداد کے پروگرام کے تحت پاکستان کو پندرہ کروڑ ڈالر کا سامان دے گا۔ اس سامان کی پہلی کھیپ جنوری میں پاکستان پہونچ جائے گی۔

اس کھیپ میں کپڑا، خوراک اور فولادی سامان۔ تیل، ادویہ اور اعلیٰ کوالٹی کی روئی شامل ہے۔ دونوں حکومتوں میں اس مسئلہ پر واشنگٹن میں آخری گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اقتصادی امداد کے متعلق بیشتر امور اس سے پہلے کراچی میں بھی طے ہو چکے ہیں۔ امید ہے اب معاہدے پر آئندہ چند دنوں میں دستخط کر دیے جائیں گے۔ اور ان دونو معاہدوں کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔

یہ امداد دو حصوں پر مشتمل ہو گی۔ پہلے حصے میں زرعی سامان شامل ہو گا۔ اور دوسرے حصے میں صنعتی خام مال اور روزمرہ ضروریات کی اشیاء ان دونوں حصوں کے متعلق جداگانہ معاہدے کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اس معاہدے کے تحت پاکستان کو فنی امداد بھی ملے گی۔

لاہور کو ایک یونٹ کا دارالحکومت بنانے کا مطالبہ

لاہور ۱۱ دسمبر شہر کی مختلف انجمنوں اور تجارتی اداروں کے نمائندوں کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پاکستان سے اپیل کی گئی کہ وہ لاہور ہی کو ایک یونٹ کا دارالحکومت بنائے کیونکہ لاہور کے سوا اور کوئی شہر اس مرتبے کا مستحق نہیں —— اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ گورنر جنرل وزیر اعظم اور مرکزی حکومت کے دوسرے ارکان کو اس مطالبہ کی منظوری کے لئے تاریں بھیجی جائیں۔

مشرقی بنگال میں جرائم میں کمی

ڈھاکہ ۱۱ دسمبر۔ سرکاری اعداد و شمار سے معلوم ہوا ہے کہ مشرقی بنگال میں جرائم پہلے کے مقابلے میں کم ہو گئے ہیں۔ گزشتہ ماہ صوبے بھر میں ڈکیتی کی ۵۶ وارداتیں ہوئیں۔ جب کہ ۱۹۵۲ء میں اس مہینے میں ۲۰۹ وارداتیں ہوئی تھیں۔ مشرقی بنگال میں اس کے علاوہ دوسرے جرائم میں بھی کافی کمی ہوئی ہے۔

مسٹر فضل الرحمٰن پر پابندی عائد کر دی گئی

کراچی ۱۱ دسمبر۔ سابق وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن حکومت پاکستان کے حکم کے تحت آج صبح ہوائی جہاز سے ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ وزارت داخلہ نے یہ حکم پاکستان سکیورٹی ایکٹ کے تحت تین ہفتے پیشتر جاری کیا تھا مگر بعد ازاں مسٹر فضل الرحمٰن کو تین ہفتے کے لئے کراچی میں ٹھہرنے کی اجازت دے دی گئی تھی۔ اب وہ تا حکم ثانی مشرقی بنگال رہیں گے۔

ایٹمی کمیٹی کے ارکان کراچی میں

کراچی ۱۱ دسمبر۔ ایٹمی توانائی کی مشترکہ کمیٹی کے چار ممبر کل نئی دہلی سے کراچی پہونچ رہے ہیں۔ یہ ممبر آسٹریلیا سے امریکہ واپس جا رہے ہیں۔ ایٹمی کمیٹی کے رکن وزیر اعظم مسٹر محمد علی وزیر خزانہ چوہدری محمد علی اور صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر فاروق سے ملاقات کریں گے۔

پنڈت نہرو کی پالیسی پر نکتہ چینی

کراچی ۱۱ دسمبر۔ برطانیہ کے بااثر اخبار ٹائمز نے مسئلہ کشمیر کے بارے میں پنڈت نہرو کی دو رخی پالیسی کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ اب وہ زیادہ عرصہ تک دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونک نہیں سکتے —— ٹائمز نے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو قبرص کے معاملے پر برطانیہ کی پالیسی کو تو آئے دن ہدف تنقید بناتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ خود کشمیر کے مسئلہ پر اقوام متحدہ سے کئے ہوئے وعدوں کو جس طرح جھٹلا رہے ہیں۔ اس سے ان کی اصول پسندی کی قلعی کھل جاتی ہے۔ انہوں نے کشمیر کے مسئلہ کا تصفیہ رائے شماری کے ذریعہ کرانے پر اظہار رضامندی کیا تھا لیکن اب وہ اس سمجھوتہ کو عملی جامہ پہنانے سے پس و پیش کر رہے ہیں۔

ملتان میں گندم کے نرخ گر گئے

ملتان ۱۱ دسمبر۔ اس ہفتے یہاں گندم کے نرخ ایک روپیہ من گر گئے ہیں۔ ان دنوں گندم کا بھاؤ ۹ روپے سے ساڑھے دس روپے من تک ہے۔ گندم کا کنٹرول نرخ گیارہ روپے ساڑھے چار آنے فی من ہے۔

پاکستان اور پرتگال کے تعلقات

کراچی ۱۱ دسمبر۔ پاکستان پرتگال ثقافتی ایسوسی ایشن نے اعلان کیا ہے کہ عنقریب پاکستان پرتگال ایوان تجارت قائم کیا جائے گا۔ اور پرتگال اور پرتگیزی بستیوں سے تجارتی تعلقات استوار کئے جائیں گے۔

امریکہ پر جارحیت کا الزام لگا کر روس اپنے جارحانہ عزائم پر پردہ ڈال رہا ہے

اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۱ دسمبر۔ امریکہ نے روس کے اس الزام کو کہ امریکہ کمیونسٹ چین کے خلاف جارحانہ کارروائی کر رہا ہے۔ ایک مسلمہ لغویت قرار دیا ہے۔ ۱۹۵۰ء میں بھی روس نے ایسے ہی الزامات لگائے تھے۔ جن کو سلامتی کونسل میں مسترد کر دیا گیا تھا۔

اقوام متحدہ کی اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے امریکی مندوب مسٹر سی ڈی جیکسن نے کمیٹی کے ارکان کو دعوت دی کہ وہ یہ غور کریں کہ روس کی طرف سے فرسودہ الزامات کی تجدید کا مطلب روس کے عزائم پر پردہ ڈالنا تو نہیں ہے؟ کیا اس کی آڑ میں وہ مشرق بعید میں مزید جارحیتوں کا ارتکاب کرنے کا ارادہ تو نہیں رکھتا؟ مسٹر جیکسن نے کہا "جب تک روسی اشتراکیوں کے چینی رفقا نے حال ہی میں جو کارروائیاں کی ہیں۔ وہ ہمیں اس کا یقین نہیں دلاتیں"۔

روسی مندوب آرکیڈی اے سوبولوف نے الزام لگایا تھا کہ امریکہ نے فاموسا پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اور امریکی فوجیں کمیونسٹ چین کے خلاف جارحانہ کارروائیوں میں مصروف ہیں۔ روسی نمائندے نے ایک قرارداد کا مسودہ پیش کیا۔ جس میں اسمبلی سے امریکہ کی مبینہ کارروائیوں کی مذمت کرنے کو اور امریکہ کو ان کارروائیوں سے باز رکھنے کو کہا گیا ہے۔

مسٹر جیکسن نے یاد دلایا کہ روسیوں نے ایسے ہی الزام ۱۹۵۰ء میں بھی لگائے تھے۔ جن کو سلامتی کونسل نے ایک کے مقابلے میں ۹ ووٹوں کی اکثریت سے مسترد کر دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ روس کی تجویز پروپیگنڈا ہے۔ اور اسکی مسلمہ لغویت کا شاہکار

لیڈر۔ (بقیہ صفحہ ۳)

اسلامی اصول کے مطابق تقویٰ کے منافی ہے؟ بالفرض ان میں سے کوئی بات ایسی ہے۔ جو اسلامی جماعت کی اس تبصرہ کمیٹی کے نقطۂ نظر سے تقویٰ کے اسلامی تصور کے منافی ہے۔ اور وہ اس پر قائم رہنا چاہتی ہے۔ تو کیا دوسرے مسلمانوں کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ اگر ان کے نزدیک یہ باتیں عین اسلامی تقویٰ کے مطابق ہیں۔ ان پر قائم رہیں۔ اور اس کے مطابق عمل کریں چنانچہ موجودہ صورت میں پاکستان کی حکومت نے جس کے کلیدی عہدہ دار مسلمہ طور پر مسلمان ہیں۔ اگر انہوں نے ان باتوں کو عین اسلامی تقویٰ کے مطابق سمجھ کر اس بین الاقوامی میثاق پر دستخط کئے ہیں۔ تو کیا اگر کوئی عدالت اس بین الاقوامی میثاق کی اس دفعہ کے پیش نظر کوئی فیصلہ کرتی ہے۔ تو کیا وہ فیصلہ اس لئے قابل تنفر ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے اسلام کے مطابق یہ باتیں اسلامی نہیں۔ یا دوسرے ممالک ان باتوں پر عمل نہیں کرتے۔ خاص کر ایسی حالت میں کہ یہ بین الاقوامی معاہدہ قائم ہے۔ اور پاکستان نے اس سے بریت کا اظہار نہیں کیا۔

اگر ہم اسلامی احیاء کے دعویدار ہیں تو آخر ہمارے قول و فعل میں کچھ تو نسبت ہونی چاہیئے۔ ہمارے غور و فکر کے سلسلے میں کچھ تو توازن ہونا چاہیئے اگر جماعت اسلامی کے نزدیک یہ معاہدہ غیر اسلامی ہے۔ تو اسے چاہیئے کہ پاکستان سے پہلے اس سے بریت کا اظہار کرائے۔ اور اس کے بعد اس کے متعلق عدالت کے قول و فعل پر تنقید کرے۔ یہ معاہدہ تحقیقاتی عدالت نے تشکیل نہیں کیا۔ اس لئے اس کو پیش نظر رکھنے پر اس کے خلاف طعن و تشنیع کی زبان کھولنا ہرگز کس مدعی اسلام جماعت کے لئے معیار تقویٰ سمجھا جا سکتا ہے۔ پھر اس عدالت پر جس نے صاف صاف لفظوں میں یہ بیان کیا ہے کہ

"سورۃ الکافرون صرف تیس الفاظ پر مشتمل ہے۔ اس کی کوئی آیت چھ الفاظ سے زیادہ کی نہیں۔ اس صورت میں وہ بنیادی خصوصیت واضح کی گئی ہے۔ جو کردار انسانی میں ابتدائے آفرینش سے موجود ہے

اور "لا اکراہ" والی آیت میں جس کا متعلقہ حصہ صرف نو الفاظ پر مشتمل ہے۔ ذہن انسانی کی ذمہ داری کا قاعدہ ایسی صحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ اس سے بہتر صحت ممکن نہیں۔ یہ دونوں متن جو الہام الٰہی کے ابتدائی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے اس اصول کی بنیاد و اساس ہیں۔ جس کو معاشرۂ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد اختیار کیا ہے۔ اور قرار دیا ہے کہ یہ انسان کے ...... اہم ترین بنیادی حقوق میں سے ہے لیکن ہمارے علماء و محققین اسلام کو جنگجوئی سے کبھی علیحدہ نہیں کریں گے۔

(صفحہ ۲۳۸ تحقیقاتی رپورٹ)

کیا یہ عظیم الشان الفاظ جماعت اسلامی کی ہٹ دھرمی جیسے بھالے ان پڑھ مگر غلط رہنمائی سے مشتعل کردہ عوام کے شور و غل کی نذر کر دینے چاہئیں۔ جو کیا جو اسلام جماعت اسلامی کے خود ساختہ نظریات کے مطابق اسلام ہے۔ عدالت کو بھی اسی اسلام کے مطابق اپنے فیصلے کرنے چاہئیں۔ دوسرے لفظوں میں اگر بین الاقوامی میثاق کی دفعہ ۱۳ کو جس میں مندرجہ بالا حقوق کا تعین کیا گیا ہے۔ پاکستان کی حکومت صحیح اسلامی چیز سمجھتی ہے۔ اور اس میثاق پر دستخط کرتی ہے۔ اور اس سے بریت کا اظہار نہیں کرتی۔ اور تحقیقاتی عدالت کی تحقیقات کے مطابق۔ حقوق اسلام کے عین مطابق ہیں بلکہ وہ اسی نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ معاشرہ انسانی نے صدیوں کی جنگ و پیکار اور نفرت و خونریزی کے بعد ان اصولوں کو اختیار کیا ہے جنکو اللہ تعالیٰ نے صرف چھ چھ چھوٹی چھوٹی آیات کی سورۃ الکافرون میں بیان فرمایا ہے۔ اپنا فیصلہ کیا ہے۔ تو اس میں اس نے کون سے جرم کا ارتکاب کیا ہے؟ کونسا ظلم کیا ہے؟ اگر بین الاقوامی میثاق کی دفعہ ۱۳ کے یہ الفاظ اسلامی اصولوں کے مطابق ہیں۔ تو ان کی پابندی کرنے ہمیں انہیں اجاگر کرنا چاہیئے۔ یا دوسری لادینی اقوام کا منہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ان پر عمل کرتے ہیں یا نہیں۔ ۴۲

۴۲ اس سے ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ کہ اسلام کا یہ عظیم الشان اصول رواداری جس کو قرآن کریم نے سب سے پہلے دنیا کے سامنے ان مٹ الفاظ میں پیش کیا کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنی دین میں کوئی جبر نہیں ہدایت گمراہی سے ممیز ہو گئی ہے اور کہ لکم دینکم ولی دین۔ یعنی تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین اور کہ

من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر

یعنی جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کر دے آج دنیا کی اقوام عملاً نہ سہی کاغذوں پر سہی اپنا رہی ہیں، تو کیا ہمارا کام یہ ہے۔ کہ ہم اس کا عملی نمونہ بن کر دکھائیں یا الٹا یہ کام ہے، کہ ہمارے ملک کی ایک

عدالت اس کے مطابق اپنی رائے ظاہر کرے۔ تو ہم اسے طعن و تشنیع اور مزاح و تمسخر کا نشانہ بنائیں۔ آخر پھر ہم کس منہ سے

"اسلامی انقلاب کا داعی"

ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ذرا سوچئے تو سہی؟ کیا پھر اسلام کشت و خون۔ مار دھاڑ اور غارت گری کا نام ہے۔ اور کیا وہ دنیا کے لئے رحمت و امن کا پیغام نہیں؟ اخوت و مساوات کا پیغام نہیں؟ محبت رواداری کا پیغام نہیں۔ اگر نہیں۔ تو پھر اسلام دنیا کو کیا دینا چاہتا ہے؟ آج دنیا رحمت و امن کی بھوکی ہے۔ آج دنیا اخوت و مساوات کی بھوکی ہے۔ آج دنیا محبت و رواداری کی بھوکی ہے اگر وہ پاکستان کی جماعت اسلامی کا فسادات پنجاب ×

× میں کردار دیکھ کر اور اگر وہ ایران کی فدائیان اسلام کا کردار دیکھ کر اگر وہ مصر میں اخوان المسلمین کا کردار دیکھ کر اور اگر وہ انڈونیشیا میں مسجومی پارٹی کا کردار دیکھ کر کہ مسلمان اسلام کے نام پر اپنے بھائیوں کا خون بہانے سے ... میں دریغ نہیں کرتے۔ تو اگر وہ اسلام سے مایوس ہوتی ہے۔ تو اس میں کس کا قصور ہے؟

روسی مزدوروں کی حالت ہندوستانی مزدوروں سے بہتر نہیں ہے

روسی عوام کو بیرونی حالات سے بے خبر رکھا جاتا ہے

بمبئی ۱۱ دسمبر۔ آج مسٹر کستور بھائی لالجی نے ایک تقریر کی وہ ہند کے صنعتی و زرعی ماہرین کے اس وفد کے لیڈر ہیں۔ جس نے حال ہی میں روس کا دورہ کیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ روس میں بھی عوام کی حالت ہندوستانی عوام کی حالت سے بہتر نہیں ہے۔ اخباری نامہ نگاروں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ روسیوں کو باہر کے واقعات سے بے خبر رکھا جاتا ہے۔ اس لئے وہ موجودہ حالات سے مطمئن نظر آتے ہیں

اب سے کچھ پہلے تک روسی کارخانوں میں بھاری مشینیں تیار کی جاتی تھیں۔ لیکن اب عام استعمال کی اشیاء تیار کی جا رہی ہیں۔ مثلاً آج کل روس میں لاکھوں سائیکلیں تیار کی جا رہی ہیں۔ لیکن ایک بائیسکل کی قیمت تقریباً ۷۰۵ روپے ہے۔ روس میں مزدور کو ۸۰۰ روبل تنخواہ ملتی ہے۔ لیکن عام اشیاء کی گرانی کی وجہ سے اس تنخواہ میں زیادہ خریداری ممکن نہیں!

روسی کارخانوں میں مقابلہ مفقود ہے مرکزی حکومت کی طرف سے آرڈر موصول ہونے پر کہ اتنے ٹریکٹر یا اتنی مقدار میں فلاں مشین تیار کر دی جا، کارخانے اس حکم کی تعمیل کر دیتے ہیں۔ مقابلہ نہ ہونے کی وجہ سے اشیاء مصنوعہ کی کوالٹی اچھی نہیں ہوتی۔ روس کے ایک ایک کارخانہ میں ۲½ ۳ لاکھ آدمی کام کرتے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ ٹھیک سے کنٹرول نہیں ہوتا۔ اور اشیائے مصنوعہ کی کوالٹی خراب ہو جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی کپڑا روسی کپڑے کے مقابلہ میں بہتر ہوتا ہے۔ روس میں ماہرین کی بھی کمی ہے۔ اس لئے اس وفد کے خیال میں روس کو ہندوستان کے ماہرین مہیا کرنے کا امکان نہیں ہے۔ ان کے خیال میں روس سے تجارت کا بھی امکان نہیں ہے۔ کیونکہ روس مبادلہ اشیاء کے اصول پر تجارت کرنا چاہتا ہے۔

وفد نے بتایا۔ کہ روسیوں کے دماغ پر ایک پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ وہ باہر کے ملکوں اور معاملات میں کسی قسم کی دلچسپی نہیں لیتے۔ روس کا ایک نائب وزیر اس وفد کے ساتھ ۲۸ دن تک رہا۔ لیکن اس ممبر نے نہ تو کوئی ہندوستانی اخبار پڑھا اور نہ ہی ہندوستان کے متعلق کوئی سوال دریافت کیا۔ اراکین وفد نے اپنی رپورٹ حکومت ہند کو پیش کر دی ہے۔

— ادارہ اقوام متحدہ ۱۱ دسمبر۔ جنرل اسمبلی کا نواں سیشن جو ۱۱ دسمبر کو ختم ہو رہا تھا۔ اب ۱۸ دسمبر تک جاری رہے گا۔ یہ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ ایجنڈے کے تمام امور پر بحث کی جائے گی۔